شجاعیہ ٹائمز

انگریزی ہفت روزہ

Urdu Edition/اردوایڈیشن

14فروری 2025 ء ☆ تعدادِصفحات:4 ☆ قیمت:-/10روپئے

Al-Watan
Tours & Travels
Hajj & Umrah Group Operator.
Domestic & International Air Ticketing and Visa Services
#:Shop No.15, 16, Shujaiya Bazar, Charminar, Hyderabad.
Ph: 040-66171244 / 9247772786

مسلم لڑکیوں کو ارتداد سے بچانا ہر مسلمان کی ذمہ داری

ہماری قوم کی بیٹیاں ایک قیمتی گوہر ہیں ان کی حفاظت وصیانت ہر مسلمان پر بیحد ضروری ہے۔اکیسویں صدی کے اس خطرناک ماحول میں امت مسلمہ کی شہزادیوں کو ناپاک عناصر کے گھناؤنے منصوبوں سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سب کی اجتماعی ذمے داری ہے۔اسی ذمے داری کے ساتھ ایک نہایت ہی ذمے داری یہ ہے کہ سماج کے نحیف وناتواں کمزور طبقہ کو اس کے شدید مایوسی و ذہنی تناؤ سے باہر نکالا جائے اس کے درد وکرب کا ازالہ نہایت ہی فراخدلی سے کیا جائے۔ تاکہ سماج کی کسی بیٹی کو یہ کہنے کا موقع نہ مل سکے کہ میں کسی اپنے کا چہرہ دیکھنا نہیں چاہتی۔جب کوئی بیٹی ایسا کہتی ہے کہ تو اس وقت بڑے بڑے بہادروں کے پیروں تلے زمین سرک جاتی ہے۔اس سے پہلے بھی میری بہت ساری تحریریں اس تعلق سے وائرل ہوچکی ہیں۔پھر بھی دل ناداں اسی طرف لکھنے پر مجبور کر رہا تھا۔کہ مسلم معاشرے کو سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک مضبوط حکمت عملی اور احسن طریقے سے جہیز کی لعنت کا خاتمہ کرنے کیلئے جہد مسلسل کی اشد ضرورت ہے اس پر کچھ لکھا جائے۔

آج ہماری قوم جہیز جیسے معاملات کو فیشن سمجھتی ہے جو اس کیلئے کسی ناسور سے کم نہیں ہے۔اسے یہ معلوم نہیں کہ اس فعل قبیح سے بہت ساری برائیوں کی جڑیں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی ہیں یہی وہ مذموم فعل ہے جس سے خودکشی اور ارتداد جیسے راستے ہموار ہوتے ہیں یہی نہیں بلکہ وہ امیر وغریب سب کی دہلیز تک جاتے ہیں۔پھر غریب بیچارہ اسی دلدل میں دھنستا چلا جاتا ہے۔ہوتا یہ ہے کہ امیروں کی دیکھا دیکھی غریب بھی شادیوں کو فیشنیبل بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا وہ اپنی مونچھوں پر تاؤ دیتے ہوئے یہ ثابت کرنے میں اپنی پوری توانائی صرف کر دیتا ہے کہ ہم بھی کسی سے کم تھوڑی ہیں۔دیکھنے میں یہاں تک بھی آیا ہے کہ غریب اپنی بچیوں کی شادیوں میں جہیز کے لئے اپنی کھیتی تک بیچنے میں پیچھے نہیں ہٹتا جو سراسر تکلیف دہ عمل ہے وہ میری نظر میں جہیز نہیں بلکہ ایک قسم کا ظلم ہے۔مسلم سماج اور اس میں بسنے والے لوگوں کے ذہن ودماغ کو خراب کرنا کسی دہشتگردی سے کم نہیں ہے جہیز جیسے سنگین گناہ کو معاشرے سے دور کرنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ ان شادیوں میں شرکت کرنے سے پرہیز کیا جائے۔ہرگز ہرگز ایسی شادیوں میں شرکت نہ کی جائے جو شریعت مطہرہ کے خلاف ہو اگر کوئی شخص شادیوں میں جہیز کی تشہیر کرتا ہے تو اس شادی کا بائیکاٹ اس انداز میں کرنا چاہئے تاکہ دوبارہ اس قسم کی کوئی جرأت وحرکت نہ کر سکے۔

میری نظر میں اس بائیکاٹ میں سب سے زیادہ علمائے کرام کی ذمیداری بنتی ہے اگر علمائے کرام نے یہ بیڑا اٹھا لیا تو یقین جانیں کہ معاشرے میں غربت زدہ لوگوں کے لئے یہ عمل تریاق ثابت ہوگا اور وہ رسم ورواج جن کا شریعت سے کوئی لینا دینا نہیں ہے وہ خود بخود راہ فرار اختیار کر جائیں گے۔ایسے میں پھر ان لوگوں کو سوچنے پر مجبور ہونا پڑے گا جو لوگ مقدس ترین فریضہ نکاح کو دشوار بنا رکھے ہوئے ہیں کچھ تو ایسے امیر ہیں جن کے اندر جہالت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے ان کی سوچ کے مطابق بغیر جہیز کی شادی بے مزہ ہے وہ اپنے بچوں کی شادیاں اتنے دھوم دھام سے کرتے ہیں جس کو دیکھنے کے بعد بڑی کوفت محسوس ہوتی ہے۔آپ نے بھی اپنے ماتھے کی نگاہوں سے دیکھا ہی ہوگا کہ اسٹیج وغیرہ کسی راجہ مہاراجہ کی کوٹھی سے کم نہیں دکھتا ان میں اکثر انہیں لوگوں کی تعداد ہوتی ہے جو اپنے مال سے زکوٰۃ تک نہیں نکالتے ار غریبوں، یتیموں، بیواؤں، لاچاروں، مسکینوں، مسجدوں، مدرسوں کا تعاون کرنے میں کتراتے ہیں۔یہاں تک کہ اپنی بچیوں کو اپنی جائیداد میں سے حصہ تک نہیں دیتے وہ سوچتے ہیں کہ ہم نے اپنی بچیوں کی شادی میں جتنا خرچ کرنا تھا کر دیا اب ہم ان کے حق سے بری الذمہ ہوگئے۔جب کہ شریعت مطہرہ نے والد کی جائیداد میں بیٹوں کے ساتھ بیٹیوں کا بھی حق رکھا ہے۔والد اپنی بچی کی شادی کتنے ہی دھوم دھام سے کر دے پھر بھی اس نے اس کا حق نہیں ادا کیا جب تک کہ وہ اپنی پراپرٹی میں سے اسکو اس کا حق نہ ادا کر دے۔

دنیا چند روزہ ہے کل قیامت کے دن رب کے حضور حاضر ہونا ہے اس وقت اگر رب نے یہ سوال کیا کہ میرے بندے دنیا میں تو نے کیا اپنی اولاد کو ان کا حق ادا کیا تھا تو میرے بھائی اس وقت کیا جواب دو گے۔ابھی بھی وقت ہے کہ سنت رسول ﷺ کے مطابق نکاح کو آسان بناؤ اور اسلام نے جو ضابطہ؟ حیات دیا ہے اس پر عمل پیرا ہو جاؤ۔بات چل رہی ہے شادیوں میں نام ونمود کی خاطر بیدریغ خرچ کرنے والوں کی جب ان کے سامنے شریعت کی باتیں کی جاتی ہیں تو سب سے پہلے وہ شریعت کا مسئلہ سمجھانے لگ جاتے ہیں اور یہ کہتے ہوئے نہیں تکھتے کہ ہم نے تو شادی میں خوب خرچ کر دیا بچی کی شادی کر کے اپنا حق ادا کر دیا جب کہ انہوں نے بچی کا حق نہیں بلکہ اپنی جھوٹی شان وشوکت کا پرچار کیا ہے۔تاکہ لوگ یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں کہ بہت بڑا آدمی ہے۔ارے ظالموں شرم کرو کل خدا کے سامنے پیش ہونا ہے کیا جواب دو گے اپنے رب کو جب رب تم سے پوچھیگا کہ میرے بندے میں نے دنیا میں تجھے تیری اولاد کا منصف بنایا تھا تو نے اپنے بچوں کو اپنی جائیداد دینے میں انصاف سے کام کیوں نہیں لیا تو بتاؤ فانی دنیا کے متوالوں اس وقت کیا جواب دو گے اپنے رب کو۔جھوٹی شان وشوکت اور بیجا اصراف کرنے والوں کیا منہ دکھاؤ گے۔

اسلامی طریقوں سے روگردانی کرنے والوں کا میدان محشر میں جو حال ہوگا وہ بیان سے باہر ہے۔اس لئے قوم وملت کا درد رکھنے والے مخلص حضرات آگے آئیں اور اپنی قوم کو اس دلدل سے باہر نکالیں تاکہ ان کی دنیا وآخرت دونوں سنور جائے۔کیونکہ جہیز کی ڈیمانڈ کرنے والے منحوسوں نے غریب گھروں کی بیٹیوں کو سالہا سال بن بیائی گھر بیٹھنے پر مجبور کر دیا ہے۔اس لئے کہ ان کے والدین اس پوزیشن میں نہیں کہ وہ جہیزی بھیکمنگوں کی جہیزی لسٹ کی بھرپائی کر سکیں۔اگر کسی صورت جہیز دینے والوں کی بیٹیوں کی شادیاں ہو بھی جاتیں ہیں تو وہ اپنی سسرالیوں کے طعنوں سے اپنی حسین زندگی کو خودکشی کے حوالے کرنے دینے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتیں۔سننے میں یہ بھی آیا ہے کہ بہتیری دینی ودنیاوی تعلیم یافتہ بچیاں ارتداد کی راہ جا چکی ہیں۔ابھی چند دنوں پہلے کی بات ہے ایک ڈبل گریزویشن کی ہوئی مسلم بچی غیر مسلم لڑکے کے ساتھ شادی کرنے پر مجبور اس لئے ہوئی کہ اس کے گھر جتنے رشتہ دیکھنے والے آتے ان میں کسی کی ڈیمانڈ چار پہیہ گاڑی مع دیگر اشیاء تو کسی کی مانگ کیا کیا ملے گا براتی آئیں گے تو ان کے کھانے میں فلاں فلاں ڈش ہونا ضروری ہے۔بچی کا باپ سب کی باتوں کو ہاں ہوں کرنے میں ہی عافیت محسوس کرتا ان ساری فرمائشوں کو بچی بھی سنتی رہتی بالآخر باپ کی لاچاری کو دیکھتے ہوئے بچی اسی راستے پہ چلی گئی جو پوری قوم کیلئے ایک زناٹے دار طمانچے سے کم نہیں ہے۔اسطرح کی بےشمار مثالیں موجود ہیں۔

لمبی لمبی ڈینگیں مارنے والوں، اسٹیج توڑنے والوں، اپنے منہ میاں مٹھو بننے والوں، قوم کے ٹھیکیداروں، بیجا اصراف کرنے والے سرمایہ داروں، جھوٹی شان وشوکت کے نشے میں چور بیان بازی کرنے والوں، کام کرنی والی تنظیموں کی برائی کرنے والوں، اکابرین کی صفوں میں دراڑیں پیدا کرنے والے دلالوں، مذہب وملت کا درد رکھنے والوں کی توہین کرنے والے مکاروں سے میرا سوال ہے کہ قوم کے بیچ پنپنے والی برائیوں کی طرف تمہاری نظر کیوں نہیں جاتی؟ قوم کی بیٹیوں کی عفت وعصمت کی فکر کیوں نہیں کرتے؟ جہیز جیسی بری لعنت سے معاشرے کو پاک کیوں نہیں کرتے؟ جہیز مانگنے والے بھیکاریوں کا بائیکاٹ کیوں نہیں کرتے؟ چلتے چلتے علمائے کرام سے بھی میری مخلصانہ گزارش ہے کہ آپ پر بھی خاموشی کیوں طاری ہے آپ نے تو قوم کی ہمیشہ رہنمائی فرمائی ہے۔اسلاف کے دلوں میں امت مسلمہ کے تئیں جو دھڑکتا دل تھا وہ آپ سے دور کیوں ہو گیا؟ کیا آپ کے اندر حالات کو دیکھتے ہوئے بزدلی پیدا ہوگئی ہے؟ ماضی کی تاریخ ہمیں یہ بتلاتی ہے کہ علمائے ذوی الاحترام نے امت مسلمہ کو راہ راست پر لانے کے لئے ہر طرح کی تکلیفوں کا سامنا کیا ہے۔آپ بھی تو انہیں کے جانشین کہلائے جاتے ہیں آج وہ باتیں آپ میں بالکل دکھائی نہیں دیتیں اگر آپ چاہ لیں تو ایک دن میں مسلم معاشرے کی ساری خرابیاں دور ہو سکتی ہیں۔کہاں چلے گئے سماج کے سرمایہ دار، کہاں چلے گئے مساجد ومدارس کے ذمے داران سب کو ملکر امت کی شہزادیوں کی عزت وعفت اور ان کی جان کی حفاظت ہر حال میں کرنی ہوگی ایک بات اور عرض کرتا چلوں کہ غریب بچیوں کی شادیوں کو آسان بنانے کے لئے امراء ہمت وجرأت کیساتھ آگے آئیں اور غریب بچیوں کو وہی مقام ومرتبہ دیں جو اپنی بچیوں کو دیتے ہیں۔

ان کو اپنی بہو بنا کر اپنے گھر کی زینت بنائیں۔جہیز کا مطالبہ نہ خود کریں اور نا دوسروں کو کرنے دیں اگر کوئی ایسی حرکت کرے تو اس کا سماجی بائیکاٹ کریں پھر دیکھئے ہمارا معاشرہ کتنا سندر بن جائے گا۔یاد رکھیں اگر اب بھی آنکھ نہ کھلے تو سمجھ لیں کہ ضمیر مردہ ہو چکا ہے۔یقین جانیں جہیز کا مطالبہ وہ فتنہ ہے جو ارتداد کی راہ ہموار کرتا ہے ظاہر سی بات ہے کہ جب معاشرے میں غریب بچیوں کے والدین کا جہیز کے نام پر خون چوسنے والے افراد دولت بٹورنے کے چکر میں پڑ جائیں گے تو غریبوں کی زندگی اجیرن بن جائے گی۔یہ بھی یاد رہے کہ غریب بڑی محنت ومشقت کے ساتھ دو وقت کی روٹی حاصل کر پاتا ہے ایسے لوگوں کا اگر خیال نہیں کیا جائے گا تو یقیناً معاشرے میں جرائم کا سیلاب آئے گا جو زندگی کے ہر شعبے کو متأثر کر دے گا یہ بات حقیقت پر مبنی ہے کہ جس معاشرے میں جہیز مانگنے کا رواج عام ہو جائے تو اس میں مذہبی وخونی رشتے تار تار ہو جاتے ہیں اپنائیت، الفت ومحبت کا جذبہ ختم ہونے لگ جاتا ہے۔جب انسان خودغرضی کی زنجیریں اپنے پیروں میں ڈال لیتا ہے تو بدامنی اور لاقانونیت کا بازار گرم ہونے میں دیر نہیں لگتی۔یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جب سے یہ وبا پھیلی ہے تب سے خودغرضی مفاد پرستی اپنی چرن سیما پر پہونچ گئی ہے جس کی وجہ سے ارتداد جیسے گھناؤنے واقعات روز بروز سننے میں آ رہے ہیں میرے دوست اسلام جہیز کے مطالبہ جیسے بہت سارے جرائم کی بیخ کنی کرتا ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ نکاح کو آسان بنائیں اور اپنے معاشرے کو جہیز جیسے ناسور اور ہر طرح کے جرائم سے پاک بنائیں۔

شریعت مطہرہ نے جہیزی مطالبات کو یکسر ممنوع قرار دیا ہے اگر میں یہ کہوں کہ جہیز کا مطالبہ بھی ایک سودی کاروبار جیسا ہے تو کوئی بیجا نہ ہوگا اگرچہ میری اس بات پر کوئی اتفاق کرے یا نہ کرے کیونکہ یہ وہ ناسور ہے جو معاشرے کو کھوکھلا کئے ہوئے ہے اس سے جہیز کے پجاری چند دنوں کیلئے مالدار تو ہو جاتے ہیں لیکن غریب پر حصول معاش کے دروازے مسدود ہونے لگ جاتے ہیں۔یہی جہیز کے ذرائع معاشرے میں ناانصافی کو جنم دیتے ہیں جہیز کا مطالباتی ٹولہ پوری قوم کا سرنگوں کئے ہوئے ہے. آج اسی مہلک مرض میں امیر وغریب سب مبتلا ہوتے نظر آ رہے ہیں ایک دن ایسا آتا ہے کہ دوسروں کی دولت پر عیش وعشرت کرنے والوں کی زندگیاں تباہ وبرباد ہو جاتی ہیں یاد رکھیں جو مال کسی کو تکلیف دے کر حاصل کیا جاتا ہے وہ شریعت مطہرہ کی نظر میں حرام ہے یہی صورتحال اس وقت پیدا ہوتی ہے جب کوئی جہیز کا متوالا کسی سے جہیز کا مطالبہ کرتا ہے اگرچہ جہیز دینے والا جہیز دیتا تو ضرور ہے مگر اسے اس معاملے میں کتنی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے اسے کتنی مشقت اٹھانی پڑتی ہے اس کا اندازہ دوسروں کو نہیں ہوتا۔ایسے میں وہ بچیاں جو شعور وآگہی سے واقف ہوتی ہیں ان کی سوچ منفی رخ اختیار کرنے لگ جاتی ہے پھر ہوتا وہی ہے جو آج ہم سب کی نگاہوں کے سامنے ہے جو جہیز کے ناسور اور بیجا مطالبوں کی وجہ سے خودکشی اور ارتداد کی کالی آندھیاں چل رہی ہیں۔

Lulus The Pearls Shoppee...
Spl. in: Pearls Jewellery
Stone Necklace,
Rani Haar, Pearls,
Lac Bangles,
Stone Bangles,
Pearls Bangles Etc.
We Accept All Credit Cards
#:Shop No.9, Shujaiya Bazar,
Charminar, Hyderabad.
Ph: 040-24515253 / 8019659606

شعبان المعظم کی عظمت وفضیلت

شعبان کا مہینہ مقدس خیر وبرکت والا اور عظمت والا مہینہ ہے اس ماہ کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ''شعبان میرا مہینہ ہے، اس کی فضیلت تمام مہینوں پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت تمام مخلوقات پر ہے''۔

یہ وہ مقدس مہینہ ہے جو تمام مہینوں سے زیادہ حضور ﷺ کو پسندیدہ ومحبوب ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ''نبی اکرم ﷺ کو تمام مہینوں سے زیادہ پیارا شعبان ہے''۔

یہ فضیلت والا مہینہ ہے گناہوں کا کفارہ ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ سید الانبیا ﷺ نے فرمایا شعبان گناہوں کیلئے کفارہ بنتا ہے۔ اس ماہ کی عزت وتوقیر کرنا نہایت ہی اہم ہے کیونکہ اس کا پاس وادب رکھنا گویا حضور ﷺ کی توقیع بجالانا ہے۔ جیسا کہ خود نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں ''جس نے شعبان کی عزت کی اس نے میری عزت کی''۔ یہ وہ مہینہ ہے جو خداوند قدوس کی طرف سے حضور سید عالم ﷺ کو بطور انعام دیا گیا ہے۔ روایت میں ہے کہ شب معراج بارگاہ خداوندی میں رسول ﷺ نے خدا کہ حضور عرض کیا ''یا خدا! جناب موسیٰؑ کو تو ثعبان (بڑا سانپ) دیا تھا مجھے کیا بخشا؟ ارشاد باریٰ تعالیٰ ہوا کہ موسیٰؑ کو ثعبان دیا تھا جس نے سارے جادوگروں کے جادو کو فنا کردیا تھا اے محبوب تجھے شعبان دیا جو تیری امت کے گناہوں اور شیطانی کرنی ٹھونی کو فنا کردے گا نیز حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ شعبان بال کے مانند ہے رمضان بارش کی طرح ہے جیسے بادل کے بغیر بارش نہیں ہوتی ایسے ہی شعبان میں جو گناہوں سے پاک نہیں ہوتا وہ رمضان شریف میں بھی گناہوں سے پاک نہیں ہوتا۔

یہی وہ مبارک ماہ شعبان ہے جس میں تمام بندوں کے رزق کا تعین ہوتا ہے ان کے اعمال سے متعلق فیصلے ہوتے ہیں ان پر راحت وسکون اور مصائب وآلام کی آمد کا تعین ہوتا ہے اور موت وحیات کی میعاد مقرر ہوتی ہے لہذا تمام مسلمان اس ماہ میں خدا کے حضور پیش ہوکر جس قدر ہوسکے عبادت کریں اور خوب دعائے مغفرت اور دنیا میں بھی خیر وعافیت طلب کریں۔

اس ماہ حضور اکرم ﷺ کی امت کو ایک ایسی بزرگ وبرتر مبارک رات ملی ہے جو اس سے قبل کسی امت کو نہیں ملی۔ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ اس رات میں خدائے پاک سورج ڈوبنے کے وقت آسمان دنیا پر نزول اجلا فرماتا ہے اور بلاتا ہے' ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ میں اس کو بخش دوں' ہے کوئی روزی مانگنے والا کہ اسے روزی عطا کروں اور ہے کوئی بلا میں مبتلا کہ اس کو عافیت دوں اور اسی طرح صبح ہونے تک اللہ تبارک وتعالیٰ کی خاص رحمتیں اپنے بندوں کے لیے نازل ہوتی رہتی ہیں۔

بعض مفکرین نے شب براءت کو شفاعت کی رات بھی کہا ہے، روایت میں ہے کہ تیرہویں شعبان کو حضور اکرم ﷺ نے جناب باری تعالیٰ میں اپنی امت کی شفاعت کیلئے عرض کی تو ایک تہائی امت کی شفاعت قبول ہوئی' پھر چودہویں شب میں دعا کی تو دوتہائی امت کی بخشش ہوئی، پھر پندرہویں رات میں مناجات کی تو (ان نافرمان بندوں کے سوا جو سرکش اونٹوں کی طرح منہ موڑ کر اللہ سے بھاگتے ہیں) ساری امت کے حق میں شفاعت قبول ہوئی۔ تاہم شعبان کی پندرہویں رات جس کو شب براءت کہتے ہیں اس مبارک رات میں قبرستان جانا، وہاں فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔ جبکہ مرحومین کے لیے ایصال ثواب کی نیت سے بھی اس شب خیر وخیرات کرنا مستحب ہے۔ اسی طرح بزرگان دین کے مزارات پر حاضر ہونا بھی باعث برکات ہے۔ اگر ہوسکے تو چودہویں اور پندرہویں تاریخ کو روزے رکھے۔ جبکہ شب براءت کو شب بیداری کرتے ہوئے مکمل وقت عبادات اور خیر وبھلائی کے معاملات میں گزاریں۔

پندرہویں تاریخ کو حلوہ بنانا خاص پکوان کرنا، یا جو بھی اللہ نے دیا ہے اس پر فاتحہ خوانی کرتے ہوئے اس کا ایصال ثواب بزرگان دین ومرحومین کو پہنچانا باعث برکت ومستحب اعمال ہیں۔ شب براءت میں ادا کی جانے والی بے شمار نوافل عبادات ہیں جو مستند کتابوں میں درج ہیں جن میں ایک عبادت ملاحظہ ہو، سو رکعت نفل نماز پڑھے دو دو رکعت کے ساتھ اور ہر رکعت میں ایک ایک بار سورہ فاتحہ پڑھے گیارہ گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص (قل ھواللہ احد)، اس طریقہ کار سے نماز کی ادائیگی کی بڑی فضیلت آئی ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہونے اور حاجتیں پوری ہونے اور گناہوں سے چھٹکارا ملنے کی خوشخبری ملتی ہے۔

واضح رہے کہ اس شب ان طریقوں سے بچا جائے جو لوگ لاعلمی یا جہالت کی بنیاد پر انجام دیتے ہیں جیسے آتشبازی، بازاروں میں وقت گزاری، دین کے نام بحث مباحثے، اور دیگر ایسے امور جو اس شب کے علاوہ بھی عام حالات میں بھی منع ہیں تو پھر اس مبارک شب ایسے اعمال کا انجام دینا مزید محرومی کا باعث ہوگا۔ تاہم علمائے حق یہی فرماتے ہیں کے اس شب میں ذکر واذکار نوافل عبادات خیر وخیرات میں اپنے آپ کو منہمک رکھیں بالخصوص اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے گناہوں سے استغفار کریں اور دین ودنیا میں کامیابی طلب کریں۔ جو کبیرہ گناہوں میں ملوث ہیں وہ ان گناہوں سے بالخصوص توبہ کریں چونکہ کبیرہ گناہ کے مرتکبین کو اس شب کی برکات نصیب نہیں ہوتی، برکات سے محروم رہنے والوں میں ماں باپ کے نافرمان بھی ہیں، تو چاہئے کہ جنھوں نے اپنے ماں باپ کے دلوں کو دکھایا ہے ان سے معافی طلب کریں اور آئندہ ان کے ساتھ حسن سلوک رکھیں جیسا کہ ماں باپ اس کے حقدار ہیں۔ ماہ شعبان المعظم اور اس ماہ کی پندرہویں شب شب براءت کی رحمتیں تب ہی حاصل ہونگی جب ہم سچے عہد کے ساتھ اس کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتے۔ اللہ ہم سب کو اس مبارک ماہ اور شب براءت کی رحمتوں سے مالامال فرمائے (آمین، بجاہ سید المرسلین ﷺ)۔

شعبان کثرت سے درود شریف پڑھنے کا مہینہ

درود شریف کا حکم اور فضیلت: ماہ شعبان المعظم میں درود شریف کا حکم نازل ہوا، اسی لیے اس مہینہ میں کثرت سے درود شریف پڑھنے کا حکم ہے جیسا کہ الغنیۃ لطالبی طریق الحق میں ہے۔ وھو شھر تفتح فیہ الخیرات وتنزل فیہ البرکات و تترک فیہ الخطیئات وتکفر فیہ السیئات وتکثر فیہ الصلوٰۃ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم خیر البریات وھو شھر الصلوۃ علی النبی المختار۔ (الغنیۃ لطالبی طریق الحق، ج1، ص188) ترجمہ: یہ وہ مہینہ ہے جس میں بھلائیوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں، برکتیں نازل ہوتی ہیں، خطائیں درگزر کردی جاتیں ہیں، گناہوں کو مٹادیا جاتا ہے اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کثرت سے ہدیہ درود نچھاور کیا جاتا ہے جو مخلوق میں سب سے بہتر ذات گرامی ہیں اور یہ مہینہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پیش کئے جانے کا خصوصی مہینہ ہے۔ حضرت شیخ الاسلام عارف باللہ امام محمد انوار اللہ فاروقی بانی جامعہ نظامیہ علیہ الرحمہ فتوحات ربانیہ شرح اذکار نوویہ کے حوالہ سے فرماتے ہیں: شیخ محمد بن علی نے حافظ ابوذر ہروی کا قول نقل کیا ہے کہ درود شریف کا حکم 2 ھ میں نازل ہوا بعض کہتے ہیں مہینہ شعبان کا تھا اسی واسطہ شعبان کو شہر الصلوۃ کہتے ہیں۔ (انوار احمدی ص 61)

دنیا میں لوگ اپنے بڑے کی تعظیم کرتے ہیں حتیٰ کہ فوج بھی اپنے سردار کو سلامی دیتی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو باعث تخلیق کون ومکان ہادی انس وجان شافع کل عالم وعالمیاں ہیں۔ آپ کے احسان تلے ساری دنیا ہے اور خصوصاً اہل ایمان پر تو ہمیشہ آپ کے احسانات کی بارش ہوتی رہتی ہے۔ ہر وقت امت ہی کی فکر ہے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے امت کی بخشش کے لئے دعائیں فرماتے ہیں۔ یہاں تک کہ ولادت سے لیکر شب معراج پھر تا وصال اور ہمیشہ میدان حشر ہو کہ میزان وصراط امت ہی کی فکر ہے۔

تو ایسے محسن اعظم جن کے احسانات کا احاطہ وشمار ناممکن ہے تو پھر ہم امتیوں سے کیا اتنا بھی نہیں ہوسکتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر خیر میں رطب اللسان رہیں اور آپ کی عظمتوں کا چرچا کریں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ بذات خود حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے ساتھ آپ پر صلاۃ وسلام نازل فرماتا ہے اور فرشتے بھی ہمیشہ آپ پر درود وسلام پڑھتے ہیں۔ اسی لئے اہل ایمان کو صلاۃ کے ساتھ کثرت سلام کا تاکیدی حکم دیا گیا ہے۔ ان اللہ وملا ئکتہ یصلون علی النبی یاایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما (سورہ احزاب: 56) درود وسلام ہی حضور سے تقرب کا عظیم ترین ذریعہ ہے چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز میرے سب سے زیادہ نزدیک وہ ہوں گے جو بکثرت مجھ پر صلاۃ وسلام پیش کرتے ہیں۔ (ترمذی شریف ج1 ص110)

دیلمی کی روایت میں ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شعبان میرا مہینہ ہے، رجب اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے، شعبان خطاؤں کی معافی دلانے والا اور رمضان پاک وصاف کرنے والا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب کو اللہ تعالیٰ کا مہینہ فرمایا، ویسے ہر مہینہ اللہ تعالیٰ کا ہے مگر ماہ رجب میں اللہ تعالیٰ نے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لامکاں میں طلب فرما کر اپنے دیدار پرانوار سے مشرف فرمایا اور بے شمار نعمتیں عطا فرمائی، اس مناسبت سے یہ اللہ کا مہینہ ہے۔ اور شعبان کو اپنا مہینہ فرمایا تاکہ امت اس نسبت سے عبادات واذکار میں مشغول اور حق کی رضا جوئی میں مصروف رہ کر ظاہر وباطن کو تجلی صفات الٰہی کے قابل اور قلب وروح کو فیضان جمال مصطفائی کا اہل بنائے۔

بندہ جب اس منزل پر فائز ہوگا تو آنے والے مہینہ رمضان کی حقیقی برکتوں سے مستفیض، خصوصی رحمتوں کا مستحق اور معنوی لذتوں سے آشنا ہوگا، چونکہ یہ مہینہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مہینہ ہے اس لیے تمام مہینوں سے افضل ہے جیسا کہ حضرت غوث اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا فرماتا اور اختیار فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر چیز سے چار کو منتخب فرمایا پھر چار میں سے ایک کو فضیلت کے لیے پسند فرمایا، فرشتوں سے حضرت جبریل وحضرت میکائیل، حضرت اسرفیل وحضرت عزرائیل علیہم السلام کو چن لیا پھر ان میں سے حضرت جبرئیل کو فضیلت کے لیے پسند فرمایا۔

(ماخوذ از:۔ ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر)

حلقۂ ذکر الٰہی، تعلیمات اسلامی ودینی تربیتی مجالس

بروز جمعرات

☆ بعد عصر تا مغرب: حلقۂ ذکر جہری ووعظ (بمقام درگاہ حضرت سیدنا میر شجاع الدین صاحب قبلہ رحمت اللہ علیہ، عیدی بازار حیدرآباد)۔

بروز جمعہ

☆ 2-00 تا 3-00 بجے: خطاب' علامہ مولانا سید شاہ عبیداللہ قادری' آصف پاشاہ صاحب قبلہ (بمقام جامع مسجد شجاعیہؒ، چارمینار حیدرآباد) نماز جمعہ بوقت 3-15 بجے

☆ بعد نماز جمعہ: مجلس درود وذکر، نذرانۂ سلام بحضور خیر الانام ﷺ۔

بروز ہفتہ

☆ دینی تربیتی کیمپ

بعد مغرب تا اتوار کی عشاء

ذکرواذکار، وظائف و درود، فقہی وبنیادی مسائل، تذکرۃ الاولیاء، مراقبہ، پنجگانہ نمازوں کے علاوہ تہجد واشراق کی عملی تربیت

(بمقام خانقاہ شجاعیہؒ)

بروز اتوار

☆ دوپہر 2 تا 3 بجے: حلقۂ ذکر، درس حدیث، خطبات غوث الاعظمؓ، فقہی مسائل، تذکرۃ الاولیاء۔

بروز پیر

☆ بعد نماز مغرب تا عشاء حلقۂ ذکر ودرس بمقام بارگاہ حضرت حافظ سید عبداللہ شاہ شہیدؒ عیدی بازار، حیدرآباد۔

بروز منگل

☆ مغرب تا عشاء: درس تصوف، سوال وجواب (بمقام خانقاہ شجاعیہؒ)

☆ بعد گیارہ روزہ محافل

روزانہ: بعد نماز مغرب ذکر جہری (بمقام خانقاہ شجاعیہؒ، عقب جامع مسجد شجاعیہ چارمینار، حیدرآباد۔

زیرنگرانی وزیرسرپرستی

حضرت العلامہ مولانا

سید شاہ عبیداللہ قادری'
آصف پاشاہ صاحب قبلہ

سجادہ نشین بارگاہ شجاعیہؒ، متولی وخطیب جامع مسجد شجاعیہؒ، چارمینار حیدرآباد۔

زیرانتظام:

انجمن خادمین شجاعیہؒ آندھراپردیش

040-66171244

تصانیف شعبہ نشر واشاعت انجمن خادمین شجاعیہ

☆ کشف الخلاصہ ☆ مناجات ختم قرآن مجید ☆ دینی تعلیمی نصاب

☆ خطبات شجاعیہؒ ☆ سیرت شجاعیہؒ ☆ مناقب شجاعیہؒ

☆ دل کی بیماریاں اوران کا علاج ☆ رسالہ فضائل رمضان ☆ اوراد ووظائف

Books of
Shujaiya Anjuman-e-Khadimeen

☆Kashful Qulasa ☆Munajat-e-Khatm-e-Quran ☆Deeni Taleemi Nisab ☆Qutbat-e-Shujaiya ☆Seerat-e-Shujaiya ☆Manaqab-e-Shujaiya ☆Dil Ki Bimariyan aur inka Ilaaj

Books Available at : کتابیں حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں

#:Khanqahe Shujaiya, Backside Jama Masjid Shujaiya Charminar Hyderabad. **PH:040-66171244**

معلوماتی

شجاعیہ ٹائمز

14فروری 2025 ء

سورۃ الاعراف

.1 اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف سے بیزاری (و دست برداری) کا اعلان ہے ان مشرک لوگوں کی طرف جن سے تم نے (صلح و امن کا) معاہدہ کیا تھا (لیکن اُنہوں نے معاہدہ توڑتے ہوئے حالتِ جنگ کو پھر بحال کر دیا)۔ o2. پس (اے مشرکو!) تم زمین میں چار ماہ (تک) گھوم پھر لو (اس مہلت کے اختتام پر تمہیں جنگ کا سامنا کرنا ہوگا) اور جان لو کہ تم اللہ کو ہرگز عاجز نہیں کر سکتے اور بیشک اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے۔ o3. (یہ آیات) اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جانب سے تمام لوگوں کی طرف حجِ اکبر کے دن اعلانِ (عام) ہے کہ اللہ مشرکوں سے بے زار ہے اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی (ان سے بری الذمّہ ہے)، پس (اے مشرکو!) اگر تم توبہ کر لو تو وہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر تم نے روگردانی کی تو جان لو کہ تم ہرگز اللہ کو عاجز نہ کر سکو گے، اور (اے حبیب!) آپ کافروں کو دردناک عذاب کی خبر سنا دیں o

.6 اور اگر مشرکوں میں سے کوئی بھی آپ سے پناہ کا خواستگار ہو تو اسے پناہ دے دیں تا آنکہ وہ اللہ کا کلام سنے پھر آپ اسے اس کی جائے امن تک پہنچا دیں، یہ اس لئے کہ وہ لوگ (حق کا) علم نہیں رکھتے o

.7 (بھلا) مشرکوں کے لئے اللہ کے ہاں اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہاں کوئی عہد کیوں کر ہو سکتا ہے؟ سوائے ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجدِ حرام کے پاس (حدیبیہ میں) معاہدہ کیا ہے سو جب تک وہ تمہارے ساتھ (عہد پر) قائم رہیں تم ان کے ساتھ قائم رہو۔ بیشک اللہ پرہیزگاروں کو پسند فرماتا ہے۔ o7. (بھلا) مشرکوں کے لئے اللہ کے ہاں اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہاں کوئی عہد کیوں کر ہو سکتا ہے؟ سوائے ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجدِ حرام کے پاس (حدیبیہ میں) معاہدہ کیا ہے سو جب تک وہ تمہارے ساتھ (عہد پر) قائم رہیں تم ان کے ساتھ قائم رہو۔ بیشک اللہ پرہیزگاروں کو پسند فرماتا ہے 9.o انہوں نے آیاتِ الٰہی کے بدلے (دنیوی مفاد کی) تھوڑی سی قیمت حاصل کر لی پھر اس (کے دین) کی راہ سے (لوگوں کو) روکنے لگے، بیشک بہت ہی برا کام ہے جو وہ کرتے رہتے ہیں o

حدیث شریف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" بہت سے لوگ ایسے ہیں جو بظاہر تو پراگندہ بال اور غبار آلود (یعنی نہایت خستہ حال اور پریشان صورت) نظر آتے ہیں جن کو (ہاتھ یا زبان کے ذریعہ) دروازوں سے دھکیلا جاتا ہے لیکن وہ (خدا کے نزدیک اتنا اونچا درجہ رکھتے ہیں کہ) اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم کو یقیناً پورا کرے۔" (مسلم)

" جن کو دروازوں سے دھکیلا جاتا ہے" اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ لوگ واقعتاً دنیا داروں کے دروازوں پر جاتے ہیں ان کو وہاں سے دھکیلا جاتا ہے کیونکہ جو لوگ اللہ کے لئے دنیا کی ظاہری زینت وعزت کی چیزوں سے دور رہتے ہیں، ان کے بارے میں یہ تصور بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ کوئی ایسا کام کریں گے جس سے ذلت اٹھانا پڑے، بلکہ اس جملہ سے مراد یہ ہے کہ اولیاء اللہ کی روحانی عظمتوں کا راز ان کی شکستہ حالی میں پوشیدہ ہوتا ہے اور ان کا ظاہر، ان کے باطن کا اس حد تک سرپوش ہوتا ہے کہ اگر بالفرض وہ کسی کے گھر جانا چاہیں تو لوگوں کی نظر میں ان کی کوئی قدر و منزلت نہ ہونے کی وجہ سے ان کو دروازہ ہی پر روک دیا جائے مکان میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ اور ظاہر ہے کہ جب وہ دروازوں سے دھکیلے جا سکتے ہیں تو ان کو مجلسوں اور محفلوں میں آنے سے بطریق اولی روکا جا سکتا ہے اور اس میں حکم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ نہیں چاہتا کہ ان کی حقیقت لوگوں پر ظاہر ہو اور وہ ایسی حالت میں رہیں جس سے لوگ ان کی طرف مائل و ملتفت ہوں، تاکہ ان کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے کوئی انس و رغبت نہ ہو۔ پس حقیقت میں اللہ تعالیٰ ان پاک نفس بندوں کو دنیا داروں اور ظالموں کے دروازوں پر کھڑے رہنے اور ان کے حرام مال کے کھانے پینے سے محفوظ رکھتا ہے، جیسا کہ کوئی شخص اپنے مریض کو آب و ہوا اور نقصان دہ غذاؤں سے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ وہ لوگ اپنے مولیٰ کے در کے علاوہ اور کسی دروازے پر حاضری نہیں دیتے اور اپنے کمال استغناء اور بے نیازی کی وجہ سے اپنے پروردگار کے علاوہ کسی دوسرے کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے۔

"اور اگر وہ اللہ پر قسم کھائیں الخ" کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ اللہ پر اعتماد کر کے اور اس کی قسم کھا کر یہ کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کام کرے گا یا فلاں کام نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو سچا کرتا ہے بایں طور کہ ان کے کہنے کے مطابق اس کام کو کرتا ہے یا نہیں کرتا۔

شب برأت میں توبہ واستغفار

توبہ و استغفار کی فضیلت، اہمیت اور افادیت سعادت انسانی کا مدار ہے۔ سفلی جذبات، دنیوی خواہشات اور غلط رجحانات کا شکار انسانی نفس ہمیشہ قبائح کی طرف مائل اور معصیت کی طرف راغب رہتا ہے۔ اگر اس کی بروقت اصلاح نہ کی جائے تو انسان کج فطرتی کا شکار ہو جاتا ہے اور وہ نفس انسان کو برائیوں کا کثرت سے حکم دینے لگتا ہے جس کی وجہ سے انسان مخالف دین سرگرمیوں کا ارتکاب کرنے لگتا ہے جس سے بچنا انسان کے لئے از حد دشوار ہو جاتا ہے۔ اسی لیے گناہوں کے ترک کرنے کو افضل ترین ہجرت کہا گیا ہے۔ گناہ اور خطا کرنا انسان کا جز لاینفک ہے البتہ انسانیت کا تقاضہ یہ ہے کہ انسان اپنی خطاؤں کا اعتراف کرے پھر اس پر حضورِ قلب کے ساتھ ندامت و پشیمانی کے آنسو بہائے اور پختہ ارادہ کے ساتھ گناہوں سے علاحدہ ہونے کا عزم مصمم کر لے کہ میں بھی گزشتہ گناہوں کا دوبارہ ارتکاب نہیں کروں گا۔

انبیا و مرسلین کے نورانی قافلے کی آمد کا مقصد اصلی اور ان ذوات قدسیہ کی دعوتی، روحانی اور اصلاحی سرگرمیوں کا مرکز و محور نفوس انسانی کا تزکیہ ہے۔ اور تزکیہ نفس میں توبہ و استغفار کرنا بہت ہی ممد و معاون ثابت ہوتا ہے چونکہ اصلاحِ مفاسد اور تزکیہ نفس کی راہ اسی وقت ہموار ہوتی جب انسان کے باطن سے گناہوں کے اثرات بھی زائل ہو جائیں اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب بندہ توبہ و استغفار کثرت سے کرے۔ جب بندہ عاصی اپنے رب کے حضور اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتا ہے تو اللہ تعالی نہ صرف گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے بلکہ گناہوں کے اثرات کو بھی زائل کر دیتا ہے۔ چنانچہ علامہ آلوسی ''واعف عنا'' کی تفسیر بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ ہمارے گناہوں کے آثار و نشانات اور گواہوں کو مٹا دے (روح المعانی)۔

نصِ قرآنی سے ثابت ہے کہ جب انسان کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو چار چیزیں یعنی (۱) زمین (۲) انسان کے جسمانی اعضا (۳) کراماً کاتبین اور (۴) نامۂ اعمال بندہ کی اس نافرمانی پر اس کے خلاف گواہ مقرر کر دیئے جاتے ہیں۔ لیکن جب بندہ صدقِ دل اور حسنِ نیت کے ساتھ اللہ کے حضور توبہ و استغفار کرتا ہے تو اللہ تعالی ان گواہوں کے قوت حافظہ سے بندہ کے اس گناہ کو بھی مٹا دیتا ہے تاکہ توبہ کرنے والا کسی اور کے سامنے پشیمان نہ ہو۔ حدیث شریف میں اسی طرح اشارہ کیا گیا ہے رحمت عالم ﷺ فرماتے ہیں گناہوں سے توبہ کرنے والا شخص ایسا ہے جس نے اصلاً کوئی گناہ نہ کیا ہو۔

اللہ تعالی نے اپنے گناہگار بندوں کو بخشنے کے لیے اپنے تین اوصاف جلیلہ کا ذکر بیان فرمایا ہے یعنی (۱) غافر (۲) غفور اور (۳) غفار۔ علمائے کرام اس کی حکمت یہ بیان کرتے ہیں کہ جب بندہ دانستہ یا نادانستہ طور پر کسی جرم یا خطا کا ارتکاب کرتے ہوئے اپنے نفس پر ظلم کرنے والا یعنی ظالم بن جاتا ہے اور پھر اپنے ظلم کو قبیح جانتے ہوئے اللہ کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کرتا ہے تو اللہ تعالی اس بندے کو فرماتا ہے میں غافر ہوں اور کوئی بندہ عادتاً نفسانی و شیطانی خباثتوں کا اسیر بن کر ظلوم کی حد تک پہنچ جاتا ہے اور اس مقام پر وہ صدقِ دل اور حسنِ نیت کے ساتھ احساسِ ندامت کا اظہار کرتا ہے تو دستِ رحمت الٰہی بار دیگر اس کی طرف دراز ہوتا ہے اور اللہ تعالی فرماتا ہے اے میرے بندے میں غفور ہوں تو میری رحمت سے مایوس نہ ہو۔ اور وہ بندہ جو فطرتاً گناہوں، بدکرداریوں اور گناہ و عصیاں کے دلدل میں دھنس کر پہلے دونوں حدوں (یعنی ظالم و مظلوم) کو پار کر کے ظلم کی حد تک پہنچ جاتا ہے اگر اسے بھی گزشتہ برے اعمال کی وجہ سے گناہگاری کا احساس ہو جائے اور وہ بھی اگر تہہ دل و جان سے اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہو تو اللہ تعالی ایسے بندے کی بھی توبہ و استغفار کو قبول کرتا ہے اور فرماتا ہے اے میرے بندے تو میری رحمت سے ناامید نہ ہونا چونکہ میں غفار بھی ہوں میری رحمت میرے غضب پر سبقت رکھتی ہے۔

توبہ کا دروازہ اور خالق کونین کی رحمت کی آغوش سب کے لیے کھلی ہے۔ رحمت الٰہی کے دریائے بیکراں کا اندازہ کیجیے کہ ارشاد ہوتا ہے'' آپ فرمایئے اے میرے بندو جنھوں نے زیادتیاں کی ہیں اپنے نفسوں پر، مایوس نہ ہو جاؤ اللہ کی رحمت سے یقیناً اللہ تعالی بخش دیتا ہے سارے گناہوں کو بلا شبہ وہی بہت بخشنے والا ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے'' (سورۃ الزمر) توبہ و استغفار سے نہ صرف گناہ بخش دیئے جاتے ہیں بلکہ خالق کونین اپنی مہربانی، فضل و احسان سے تائب کے گناہوں کو نیکیوں سے تبدیل کر دیتا ہے ارشاد ہوتا ہے'' مگر وہ جس نے توبہ کی اور ایمان لے آیا اور نیک عمل کیے تو یہ وہ لوگ ہیں بدل دے گا اللہ تعالی ان کی برائیوں کو نیکیوں سے'' (سورۃ الفرقان) اگر بندہ عاصی خلوصِ نیت اور خوف خدا کے ساتھ توبہ و استغفار کرتا ہے تو اس کے حق میں جنت متحقق ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ بطفیل نعلین پاک مصطفیٰ ﷺ ہمیں قرآن اور صاحبِ قرآن ﷺ کی تعلیمات کے مزاج کو سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین طہٰ و یسین۔

شب برات کے مسنون وظائف و اعمال

1. اس رات کے معاملات کی ابتداء تلاوت قرآن سے کی جائے اور سورہ یٰسٓ کی کم از کم 3 مرتبہ تلاوت کی جائے۔۔۔ سورۃ الدخان کی 3 مرتبہ تلاوت کی جائے، بزرگوں میں سے کئی نے یہ بھی فرمایا کہ اگر کوئی پوری سورۃ کی تلاوت نہ کر سکے تو پہلی 8 آیات کی 30 مرتبہ تلاوت کرے۔
2. کم از کم 100 مرتبہ اور اگر وقت زیادہ ہو تو 1000 مرتبہ دعائے حضرت یونس رضی اللہ عنہ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ۔ یہ دعا اس رات کے لئے بڑی مجرب ہے۔
3. کم از کم ایک تسبیح استغفار اَستَغفِرُ اللّٰہَ العَظِیمَ الَّذِی لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الحَیُّ القَیُّومُ وَاَتُوبُ اِلَیہِ۔
4. کم از کم ایک تسبیح درود پاک
5. اس رات صلاۃ التسبیح کا ضرور اہتمام کریں۔
6. کم از کم آٹھ نوافل قیام اللیل کی نیت سے پڑھیں۔
7. محفل نعت اور بعد ازاں حلقہ ذکر کا انعقاد۔
8. درج ذیل دعا دعائے محمدی ہے کثرت کے ساتھ کریں، نوافل، اور صلاۃ التسبیح کے بعد دعا کریں یہ دعا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تلقین فرمائی تھی۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌ کَرِیمٌ تُحِبُّ العَفوَ فَاعفُ عَنِّی۔

شب برأت کی اہمیت و فضیلت

’’حٰم، اس روشن کتاب کی قسم بے شک ہم نے اسے ایک بابرکت رات میں اتارا ہے بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں۔ اس (رات) میں ہر حکمت والے کام کا (جدا جدا) فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ ہماری بارگاہ کے حکم سے، بے شک ہم ہی بھیجنے والے ہیں۔ (یہ) آپ کے رب کی جانب سے رحمت ہے، بے شک وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے (اسکا) پروردگار ہے، بشرطیکہ تم یقین رکھنے والے ہو اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندگی دیتا اور موت دیتا ہے (وہ) تمہارا (بھی) رب ہے اور تمہارے اگلے آباؤ اجداد کا (بھی) رب ہے‘‘۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شعبان شھری و رمضان شھر اللہ (شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ کا مہینہ ہے) مزید فرمایا کہ جو شعبان میں اچھی تیاری کرے گا اسکا رمضان اچھا گزرے گا اور وہ ماہ رمضان کی برکتوں اور سعادتوں سے لطف اندوز اور بہرہ مند ہوگا۔ شعبان المعظم کا پورا ماہ بابرکت و باسعادت اور حرمت و تعظیم والا مہینہ ہے لیکن اس مہینہ کو بطور خاص کچھ فضیلتیں، امتیازات اور شرف عطا کئے گئے، یہ مہینہ ’’شہر التوبہ‘‘ بھی کہلاتا ہے اس لئے کہ توبہ کی قبولیت اس ماہ میں بڑھ جاتی ہے۔

اس ماہ میں مسلمانوں پر برکتوں کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ اس لئے یہ ماہ اس کا حقدار ہے کہ دیگر مہینوں سے بڑھ کر اس میں اللہ کی اطاعت و عبادت اختیار کی جائے۔ بزرگانِ دین نے فرمایا ہے کہ جو لوگ اپنی جان کو اس مہینہ میں ریاضت و محنت پر تیار کر لیں گے وہ ماہ رمضان المبارک کی جملہ برکتوں اور سعادتوں کو کامیابی کے ساتھ حاصل کریں گے۔ اس بناء پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماہ رمضان کے بعد سال کے 12 مہینوں میں سب سے زیادہ روزے اس ماہ رکھتے تھے۔ اس ماہ کی ایک خاص امتیازی خصوصیت 15 شعبان المعظم کی رات ہے۔ اس رات کو اللہ نے ’’لیلۃ مبارکہ‘‘ ’’برکت والی رات‘‘ کہا ہے۔ علماء، مشائخ، آئمہ، مفسرین کی اکثریت کا نقطہ نظر یہ ہے کہ شب قدر کے بعد سال کے 12 مہینوں میں سب سے زیادہ افضل شب برات ہے۔ ارشاد فرمایا فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ۔ ’’اس (رات) میں ہر حکمت والے کام کا (جدا جدا) فیصلہ کر دیا جاتا ہے‘‘۔ یعنی تمام حکمت والے، فیصلہ کن، نافذ العمل ہونے والے امور کی تنفیذ کا فیصلہ اس رات کیا جاتا ہے۔ حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’جب 15 شعبان کی رات آتی ہے تو اللہ تعالٰی ملک الموت کو اگلے سال کے لئے موت وحیات کے امور نفاذ و اجراء کے لئے سپرد فرما دیتے ہیں‘‘۔ بعض اذہان میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اگر اس رات تقدیریں، رزق، موت وحیات کے فیصلے لکھے جاتے ہیں تو لوح محفوظ پر جو سب کچھ پہلے ہی لکھا جا چکا ہے اس کا معنی کیا ہے؟ دونوں باتوں میں مطابقت یہ ہے کہ اللہ کے علم میں تو سب کچھ پہلے سے ہی آ گیا ہے اور سب کچھ پہلے ہی سے آ جانا یہی اس کی لوح محفوظ ہے۔ اس کی لوح، اسکا علم ہے۔ اس رات لکھے جانے کا مطلب یہ ہے کہ ان امور کو نافذ کرنے کے لئے فرشتوں کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’’کہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ 15 شعبان المعظم کی رات بھی اپنے ظلم میں مصروف ہوتے ہیں یا ظلم وستم ڈھانے کے لئے منصوبے بنا رہے ہوتے ہیں حالانکہ ان کا نام مرنے والوں کی فہرست میں آ چکا ہوتا ہے‘‘۔

الغرض افراد ایسے منصوبہ جات میں مصروف ہوتے ہیں جن کے نتائج سالوں بعد ظاہر ہوتے ہیں حالانکہ اس اگلے سال میں ان کی موت لکھ دی جاتی ہے۔

یعنی ہر امر الٰہی نفاذ کے لئے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ اس کی مثال آپ بجٹ کی لے لیں کہ بجٹ کی منظوری تو یکبار ہو جاتی ہے مگر اسکا نفاذ پورے سال میں مختلف اوقات میں ہوتا رہتا ہے۔ اس طرح اللہ کے ہاں بھی ہمارا بجٹ پیدائش سے موت تک ہماری پیدائش سے پہلے ہی تیار ہوتا ہے اور یہ سب کچھ علم الٰہی میں آ چکا ہوتا ہے اور یہی لوح محفوظ پر لکھا جانا کہلاتا ہے۔ پھر ہر سال کے حساب سے یہ احکامات نفاذ کے لئے اس 15 شعبان المعظم کی رات جاری کر دیئے جاتے ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر اس نے پہلے ہی فیصلہ کر رکھا ہے تو اس رات سپرد کرنے کی بات کو ذکر کیوں کیا؟ جب کمی بیشی نہیں ہونی اور فیصلہ پہلے ہی ہو چکا ہے تو اس رات کو ہونے والے امور کا ذکر کرنے کی کیا حاجت تھی؟ درحقیقت یہ اظہار دنیاوی حکمرانوں اور ساری کائنات کے حکمران میں فرق کو واضح کرتا ہے کہ ہمارے وسائل محدود ہیں لیکن اللہ کے وسائل محدود نہیں ہیں بلکہ اس کی نعمتیں، رحمتیں لامحدود ہیں اس کا اپنا فرمان ہے وسعت رحمتی کل شیء ۔ ’’میری رحمت ہر شے پر وسیع ہے‘‘ اللہ کے اس رات کو Disclose کرنے کی حکمت اصل میں ’’ترغیب و ترہیب‘‘ ہے۔ جب اللہ نے یہ بتا دیا کہ آج کی رات سب احکامات تنفیذ کے لئے سپرد کئے جا رہے ہیں تو ساتھ ہی یہ بتا دیا کہ اگرچہ یہ میرا طے شدہ بجٹ ہے مگر یہ بات بھی ذہن میں رکھو کہ میں نہ صرف لوح محفوظ والا ہوں بلکہ لوح محفوظ کا مالک بھی ہوں، اگر کوئی اس رات سچے دل سے گڑگڑا کر رو پڑے تو میں لکھا ہوا مٹا بھی دیتا ہوں اور نہ لکھا ہوا ہو تو لکھ بھی دیتا ہوں۔ پس اگر ردوبدل کا امکان نہ ہوتا تو اس رات کا ذکر نہ کیا جاتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دو چیزیں تقدیر کو بدل دیتی ہیں۔ لا یرد القضاء الا بالدعا والصدقہ۔ ’’تقدیر نہیں بدلی جاتی مگر دعا اور صدقہ سے‘‘۔ گویا اس رات کا بنایا جانا اس کے کرم کی بدولت ہے کیونکہ اگر اس رات کچھ ردوبدل نہ ہو سکتا ہوتا تو رات بتائی ہی نہ جاتی۔ اللہ نے لیل؟ القدر عطا فرمائی تو اس کو 5 طاق راتوں میں چھپا کر رکھا کیونکہ لیلۃ القدر مرتبہ میں بقیہ راتوں سے افضل ہے مگر جب یہ رات آئی تو اس کو چھپایا نہ بلکہ سرعام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اعلان کروا دیا کہ اے محبوب امت کو اس رات کی اہمیت کے متعلق بتلا دیں کہ جس نے رب سے جو کچھ لینا ہے، لے لے، جو مانگنا ہے، مانگ لے، اس کا کرم آج ندا دے رہا ہے کہ ہے کوئی گناہوں کو بخشوانے والا، ہے کوئی رحمت کا طلبگار، ہے کوئی رزق، دولت، علم، مانگنے والا کہ اسے عطا کر دوں جو کچھ وہ مانگ رہا ہے‘‘۔

لیلۃ القدر مرتبہ میں شب برات سے افضل ہے اس لئے شروع میں اس کو پورے ماہ میں چھپا دیا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے لئے اس رات کی تلاش میں رمضان المبارک کے پورے مہینے میں اعتکاف کیا۔ بعد ازاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پورا ماہ کا اعتکاف بسلسلہ تلاش لیلۃ القدر امت پر گراں محسوس ہونے کا ڈر لگا تو اشارہ ملا کہ رمضان کے آخری 20 دنوں میں تلاش کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر ایک اعتکاف 20 دنوں کا کیا، عرض کیا اے اللہ 20 دن کا اعتکاف بھی امت کو پریشان کر دے گا، غفلت کریں گے، مدت کم کر دے، فرمایا آخری دس دنوں کا اعتکاف کر لیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 10 دن کا اعتکاف بیٹھے اور عرض کیا مولا اعتکاف تو 10 دن بٹھا مگر راتیں 10 پوری کی پوری نہ جگا، ان کو کم کر دے، امت بڑی کمزور ہے، پھر اللہ نے فرمایا کہ اعتکاف تو 10 دن کا ہوگا مگر جاگنے کے لئے راتیں 5 کر دیتا ہوں پس طاق راتوں میں جاگیں اور لیلۃ القدر تلاش کریں۔ پس 15 شعبان المعظم کی رات کو ظاہر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ تا کہ امت مسلمہ اللہ سے رزق اور علم کے بڑھنے، آفات کے ٹلنے، دنیا و آخرت بخشش و مغفرت کے حصول اور اپنی بدبختی و شقاوت کو نیک بختی و سعادت سے بدلنے کی دعا مانگ لے۔ اللہ نے لیلۃ القدر کو چھپایا اور ہم اس کی تلاش میں سرگرداں نظر آتے ہیں مگر شب برات کو ظاہر کر دیا لیکن افسوس کہ ہم اس رات کی قدر نہیں کرتے بلکہ اس رات بھی غفلت کا لبادہ اوڑھے سوئے رہتے ہیں۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ’’پانچ راتیں ہیں کہ جس نے وہ پانچ راتیں جاگ کر محنت کر لی اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔ ان پانچ راتوں میں سے ایک رات 15 شعبان المعظم کی رات ہے‘‘۔

مراد یہ ہے کہ اس رات توبہ، مغفرت کی قبولیت اتنی زیادہ ہے کہ اگر کوئی ان راتوں کو جاگ کر کثرت کے ساتھ گریہ وزاری کرے، صدق و اخلاص نیت کے ساتھ اللہ کے حضور اپنے سارے گناہوں کی توبہ کر لے، طلب مغفرت کر لے اور آئندہ اصلاح کر لے تو پچھلے گناہ اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں مٹا دیئے جاتے ہیں اور جنت کا مستحق بنا دیا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’’پانچ راتیں ایسی ہیں ان میں دعا رد نہیں ہوتی، ان راتوں میں سے ایک رات 15 شعبان المعظم کی رات ہے‘‘۔

اس رات آتشبازی کے مظاہرے اور پٹاخوں کا استعمال حرام ہے۔ یہ رات برات اس لئے کہلاتی ہے کہ یہ دوزخ سے رہائی پانے کی رات ہے کہ جو اس رات اللہ کے حضور روئے گا، گریہ وزاری کرے گا اسے رہائی مل جائے گی۔ اس آتش بازی کے رواج کو سختی سے بند کریں، اپنے علاقوں میں عوام الناس کو اس بات کا شعور دیں کہ یہ حرام کام ہے اس کے کرنے والا گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ’’اس رات اللہ تعالٰی غروب آفتاب کے بعد اپنی شان کے لائق آسمان دنیا پر آ جاتا ہے اور فجر تک آسمان دنیا پر بندوں کے قریب رہتا ہے اور ساری رات نداء دیتا ہے کہ ہے کوئی مجھ سے مغفرت مانگنے والا کہ میں اسے معاف کر دوں، ہے کوئی مجھ سے رزق مانگنے والا کہ میں اسے رزق دے دوں، ہے کوئی مجھ سے سوال کرنے والا کہ میں اس کے سوال پورے کر دوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس رات اللہ تعالٰی چند لوگوں کے سوا ہر مانگنے والے کو عطا کرتا ہے اور بخشش فرماتا ہے۔ چند لوگ اس رات کی دعا سے بھی اور لیلۃ القدر میں بھی نہیں بخشے جاتے۔ وہ درج ذیل افراد ہیں۔

.1 مشرک، جب تک شرک نہ چھوڑ دے۔

.2 دل میں بغض و عداوت رکھنے والا، گویا جب تک دل کو بغض و عداوت سے پاک نہ کر لے اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ .3 قاتل۔ .4 خونی رشتوں کو کاٹنے والا، قطع تعلق کرنے والا یہ بات بھی قابل غور رہے کہ ہم دور دراز تو صدقہ و خیرات کرتے ہیں مگر خونی رشتوں کا لحاظ نہیں رکھتے حالانکہ جو جتنا قریبی رشتہ دار ہے اس کا حق بھی زیادہ ہے اور پڑوسی سے بھی مقدم قریبی رشتہ دار کا حق ہے۔ .5 تکبر کرنے والا۔ .6 شرابی۔ .7 والدین کا نافرمان۔ .8 چغل خور، غیبت کرنے والا، یہ برائی بھی عام ہے۔ اس سے یہ بات بھی واضح ہو رہی ہے کہ جب اللہ خود نداء دے رہا ہو اس کے باوجود درج بالا افراد کی بخشش نہ ہو تو سال کے بقیہ مہینوں میں ان کی بخشش کس طرح ممکن ہے۔

Edited, Printed, Published & Owned by : Syed Shah Obaidullah Qadri, Managing Editor: S.M.Ibrahim Qadri, Sub-Editor: Syed Baquar
Print at: Aijaz Printing Press S.No. 22-8-81, Chatta Bazar, Hyderabad. Published from:Office Shujiya Times D.No.22-5-918/15/A, Charminar Hyderabad-2. PH:66171244,Tel/Fax:24515253, Email:shujaiyatimes@yahoo.com, Facebook:Shujaiyatimes.HYD Website: www.shujaiya.com